

آل سندھ لیڈی ہیلٹھ ورکرز اینڈ ایمپلاائز یونین (رجسٹرڈ)

وائس آف لیڈی ہیلٹھ ورکرز

Voice Of Lady Health Workers

جولائی 2019

پانچواں شمارہ



ASLHWEU

جدوجہد

یکجہتی



فہرست مضمون

مطالبات: چار ٹرآف ڈیماںڈ:

1. سندھ لیدی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام ملازمین کی آئی ڈیز جلد از جلد کھولی جائیں اور اسکیل وائز ماہانہ بنیاد پر ٹریشیری کے ذریعہ تنخواہوں کی ادائیگی کی جائے۔
2. سندھ لیدی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام اشاف کو تعلیمی قابلیت کے مطابق رنگ اسکیل اور تنخواہوں کی ادائیگی کی جائے۔
3. لیدی ہیلتھ سپروائزرز کو جمن اضلاع میں پچھلے وہ مہ سے فیول اور وہیکل مینیمیس کی ادائیگی نہیں کی گئی ہے ان کوئی الفور ادا ایگی کی جائے اور پنجاب کی طرح لیدی ہیلتھ سپروائزرز کو سپروائزری الاؤنس دیا جائے۔
4. سندھ لیدی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے اشاف کو قانون کے مطابق ہیئتیں اور گرجویں دی جائے۔
5. سندھ لیدی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے ریٹائر ہونے والے ملازمین کو قانون کے مطابق واجبات کی ادائیگی کی جائے۔
6. پولیو کے دوران شہید یا ذخی ہونے والے کارکنان کو کمپنی ہیئتیں کی ادائیگی کی جائے۔
7. لیدی ہیلتھ ورکرز، سپروائزرز اور ڈائیورز کو پولیو ہم کے دوران مکمل سیکورٹی فراہم کی جائے۔
8. کام کے دوران لیدی ہیلتھ ورکرز سے جنسی ہر آنکی کے واقعات کی روک تھام کی جائے۔
9. سندھ لیدی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے ملازمین سے پروگرام کی پالیسی میں واضح کی گئی ذمہ داریوں کے مطابق کام لیا جائے، ٹیکنیکل ٹریننگ دی جائے اور تمام لیدی ہیلتھ ورکرز اور سپروائزرز کو آن لائن رپورٹنگ کے لئے لیپ ٹاپ فراہم کیا جائے اور اٹھرنیسٹ کا بل دیا جائے۔
10. لیدی ہیلتھ سپروائزرز کو M PSO پروٹول مانیٹر گر یونٹ کے ذریعے PSO کے فیول کا رڈ کا اجراء کیا جائے۔
11. پیرامیڈیکل ملازمین کی طرح لیدی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام ملازمین کو بھی مزید تیس فیصد ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس فراہم کیا جائے۔
12. حکومت سندھ لیدی ہیلتھ ورکرز کو ہیلتھ ہاؤس بناؤ کر دے۔

1- اداریہ

2- چار ٹرآف ڈیماںڈ

3- پولیوور کرنس پر حالیہ حملوں سے متعلق یونین کا بیان

4- پاکستان میں پولیوور کرنس پر حملوں کی رپورٹ

5- میڈی ڈے کنوپیش

6- یوم میڈی پر دیگر تنظیموں کی جانب سے منعقدہ تقریبات

7- خواتین کے عالمی دن پر پی ایس آئی جزل سیکریٹری کا بیان

8- لیدی ہیلتھ ورکرز کا لا ہور میں وھرنا

9- ٹیکنیکل ایڈی وائزری گروپ برائے انسداد پولیو نے پاکستان کے اقدامات کو سراہا

10- پیرامیڈیکل ایسوی ایشن کا یونین نے ساتھ کراچی پر لیں کلب پر احتجاج

11- پولیو کی روک تھام پر مسقط میں عالمی کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ

12- آبادی کی روک تھام ناگزیر

13- یونین کی نائب صدر ناصرہ پروین سے گفتگو

14- یونین کی سرگرمیاں

ایڈی میڈریل بورڈ

ایڈی

بال اظفر سعید

مجلس مشاورت

طیہہ ذوالقریبین

شیخ گاندی

ناصرہ پروین

میرزا الفقار علی

گرائک ڈیمانڈ

علی ڈیز اسٹریوڈیو

108 ویں انٹریشنل لیبر کانفرنس

تشدد اور ہر اسکی سے لڑنے کے لئے نئے بین الاقوامی لیبر کونپیشن کی منظوری

جینیو (آئی ایل او): انٹریشنل لیبر کانفرنس کے شرکاء نے کام کی جگہ پر ہر اسکی اور تشدد سے نبرد آزمائی ہونے کے لئے نئے کونپیشن اور سفارشات کی منظوری دی۔ تشدد اور ہر اسکی کونپیشن 2019ء کی سفارشات کو شرکاء کی جانب سے انٹریشنل لیبر کانفرنس کے آخری دن جینیو میں منظوری دی گئی۔ تفصیلات کے مطابق کونپیشن کے حق میں 439 ووٹ ڈالے گئے، سات مخالفت میں جکہ 30 نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا جبکہ سفارشات کے حق میں 397 ووٹ، 12 مخالفت میں اور 44 نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔

کونپیشن میں اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ کام کی جگہ پر ہر اسکی اور تشدد انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور یہ ملازمین کو برابری کے موقع فراہم کرنے میں اہم رکاوٹ ہے، جبکہ یہ موزوں کام کے لئے تقابل قبول اور غیر مطابقت کی صورتحال پیدا کرنے والا اقدام ہے۔ اس کونپیشن میں "تشدد اور ہر اسکی" سے مراد ایسا روایہ، عمل اور حکمی جس کا مقصد یا جس کے نتیجے میں جسمانی، ذہنی، جنسی یا معاشری طور پر تقصیان پہنچے۔ یہ کونپیشن آئی ایل او کے ممبر ممالک کو یہ یاد دلاتا ہے کہ یہ ان ممالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ رواداری کے ماحول کو فروغ دیں۔

اس نئے لیبر اسٹینڈرڈ کا مقصد ورکرزا ملازمین کی حفاظت کرنا قطع نظر اس کے کہ ان کی ملازمت کا نتیجہ پر ہوں یا پھر وہ ٹریننگ یا انٹرنیشپ پر ہوں ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جن کونپری سے نکال دیا گیا ہو، رضا کار یا نوکری کی تلاش کر رہے ہوں۔ یہ نیا لیبر اسٹینڈرڈ تسلیم کرتا ہے کہ وہ فرد جو آجر ہو یا اختیارات رکھتا ہو تو شدد اور ہر اسکی کی صورت میں اس سے بھی پوچھ چکھ کی جاسکتی ہے۔

کام کی جگہ، وہ جگہ جہاں ورکرزا جرت کے عیوض کام کرتا ہو، کام کے اعتبار سے سفر، ٹریننگ، سماجی سرگرمی، آجر کی فراہم کردہ جگہ پر رابطہ متعلق کام اور جب کام کے اعتبار سے ایک جگہ سے دوسرا جگہ جانا ہواں تمام صورتحال میں تشدد اور ہر اسکی کے اسٹینڈرڈ کا اطلاق ہو گا۔ یہ اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ تشدد اور ہر اسکی میں تھڑا پارٹی بھی شامل ہو سکتی ہے۔

آئی ایل و کے ڈائریکٹر جزل گائی رائیڈر کا کہنا تھا کہ، یہ نیا اسٹینڈرڈ ہر شخص کے لئے کام کی جگہ کو تشدد اور ہر اسکی سے پاک رکھنے کی حمایت کرتا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اب اگلا قدم مرد اور خواتین کے لئے کام کے ماحول کو سازگار، بہتر اور محفوظ بنانے کے لئے ان تمام اقدام کو عملی طور پر عملدرآمد کروانا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ جس طرح کا تعاون اور حمایت اس تمام عمل میں رہی بلکل اسی طرح کا تعاون اس کی توثیق اور عملدرآمد کو تلقین بنانے میں بھی حاصل ہو گا۔

آئی ایل او کی ڈائریکٹر ورک کو الٹی ڈیپارٹمنٹ مائیولا تو مئی کا کہنا تھا کہ کام کی جگہ پر عزت کے بغیر وقار کے بغیر سماجی انصاف ممکن نہیں، یہ پہلی مرتبہ ہے کہ کام کی جگہ پر تشدد اور ہر اسکی کے حوالے سے تجاویز اور کونپیشن کو اپنایا گیا ہے۔ اب ہمارے پاس تشدد اور ہر اسکی کی تسلیم شدہ تعریف ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ اب ہمیں اس پر عملدرآمد تلقین بنانے کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے، آخر میں انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ نئے معیارات ہمارے مستقبل کو اس جانب لے جائیں گے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں۔

اس کونپیشن کا اطلاق دو ممبر ممالک کے توثیق کرنے کے بعد بارہ مہینے کے اندر ہو گا۔ سفارشات جو کہ قانونی طور پر پابند نہیں کرتی ہیں مگر ہدایات فراہم کرتی ہیں کہ کس طرح اس کونپیشن کا اطلاق کیا جائے۔

اس کونپیشن پر 2011ء کی انٹریشنل لیبر کانفرنس میں اتفاق کیا گیا تھا، جب ڈومینیک ورکرزا کونپیشن 2011 (نمبر۔ 189) اپنایا گیا۔ کونپیشن میں وہ بین الاقوامی معیارات ہیں جن پر عملدرآمد کرنا لازم ہے، جبکہ سفارشات مشورہ اور ہدایات فراہم کرتی ہیں۔

اس کونپیشن اور سفارشات کو اس وقت اپنایا گیا جب آئی ایل او اقوام متحدہ کا ادارہ جو کہ کام کی جگہ ہونے والے مسائل پر کام کرتا ہے، وہ 2019ء میں اپنے سوال مکمل کر چکا ہے۔ اس کونپیشن اور سفارشات کو اس وقت اپنایا گیا جب آئی ایل او اقوام متحدہ کا ادارہ جو کہ کام کی جگہ ہونے والے مسائل پر کام کرتا ہے، وہ 2019ء میں اپنے سوال مکمل کر چکا ہے۔ اس کانفرنس میں حکومت، آجر اور مزدوروں کی نمائندگی کرنے والے 187 آئی ایل او ممبر ممالک سے تعلق رکھنے والے 5700 سے زائد پبلیکیٹس نے شرکت کی۔

پولیوور کرز پر حالیہ حملوں پر آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلاائز یونین کا اظہار تشویش

1- پشاور واقعہ کی تحقیقات اور اس کے پس پردہ حقائق کو جاننے کے لئے اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی جائے اور اس پروپیگنڈے میں شامل تمام کرداروں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

2- مساجد میں لا ڈاپسیکر کے استعمال سے متعلق پالیسی مرتب کی جائے اور اس کو پولیو کے خلاف پھیلنے والی افواہوں کے خلاف استعمال کیا جائے۔

3- سو شل میڈیا کا پولیو کے خلاف پروپیگنڈہ پھیلانے میں اہم کردار رہا ہے اس تمام عمل کو روکنے کے لئے موثر قانون سازی کی جائے لیکن اس تمام کارروائی میں بنیادی انسانی حقوق اور آزادی اظہار رائے کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

4- والدین کی پولیو کے حوالے سے غلط فہمی اور ابہام کو دور کرنے اور اعتماد قائم کرنے کے لئے سول سو سائٹی اور مقامی مذہبی لیڈر ان کو شامل کیا جائے تاکہ وہ مقامی سطح پر اس ابہام کو دور کرنے کے لئے اپنے فرائض انجام دے سکیں۔

5- جس کسی نے بھی پولیو کے خلاف فتویٰ دیا ہے اس کی پر زور نہ مدت کی جائے۔ حکومت پولیو سے متعلق منقی سوچ اور پولیو مہم سرانجام دینے والی ہیلتھ ورکرز کی حفاظت کے لئے موثر اقدامات عمل میں لائے۔

6- حکومت پولیو مہم کے دوران ہیلتھ ورکرز بھروسے تمام ملازمین کی حفاظت کو یقینی بنائے۔

7- پولیو مہم کے دوران شہید و ذخی ہونے والی ورکرز کے خاندان کو معاف شہزادی کیا جائے۔

8- پولیو مہم کے دوران شہید ہونے والی ہیلتھ ورکرز کو قومی ہیر و قرار دیا جائے۔

آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلاائز یونین کی مرکزی قیادت نے پولیو ورکرز پر ڈسٹرکٹ پشاور خبر پختونخواہ اور ڈسٹرکٹ چمن، بلوچستان میں قاتلانہ حملوں اور پشاور میں سرکاری صحت مرکز پر مشتمل ہجوم کے آگ لگانے کے واقع اور اس کے علاوہ سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں لیڈی ہیلتھ ورکرز پر حالیہ حملوں کی شدید الفاظ میں نہ مدت کی۔

میڈیا پورٹس کے مطابق انسداد پولیو مہم کے دوران اپریل کے مہینے میں پانچ خواتین سمیت سیکورٹی پر معمور اسٹاف کو قتل کر دیا گیا جبکہ اس نتیجے میں کئی افراد ذخی بھی ہوئے۔ یونین سمجھتی ہے کہ یہ نہ صرف پولیوور کرز کی حفاظت کے لئے خطناک صورتحال ہے بلکہ پاکستان کی عوام کو پولیو جیسے موزی مرض سے بچاؤ کی تدبیر سے روکنے کی سازش ہے۔

یونین سمجھتی ہے کہ پشاور میں ہونے والا واقعہ پولیو مہم کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ اس پر اپیگنڈہ کی وجہ سے پولیو مہم کو کافی نقصان پہنچا کیونکہ پشاور سمیت دیگر شہروں اور قبائلی علاقوں میں والدین نے اس افواہ کے بعد اپنے بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے سے انکار کر دیا تھا۔

ہم حکومت کے بروقت اقدام کو سراہتے ہیں جس کے سبب پشاور میں ہونے والے واقعہ کا فوری پردہ فاش ہو گیا اور جس کے نتیجہ میں شرپسند عناصر جو کہ پولیو کے پروگرام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے ان کو فوری گرفتار کیا گیا۔

ہم تمام پولیوور کرز کے خاندانوں کے ساتھ اظہار بیکھتی کا اظہار کرتے ہیں جن کو ہمارے بچوں کی صحت کی حفاظت اور پولیو کے خاتمے کا قومی فریضہ انجام دینے کے دوران شہید و ذخی کر دیا گیا۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ پولیو مہم کو نقصان پہنچانے والے عناصر سے آہنی ہاتھوں سے نمٹے اور ہم مسائل کے حل کے لئے درج ذیل تجویز پیش کرتے ہیں۔

مزدوروں کے عالمی دن کے موقع پر یونین کا شکا گو کے شہیدوں کی جدوجہد کو خراج تحسین

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یونین کی نائب صدر ناصرہ پروین کا کہنا تھا کہ حکومت یو ایمپلائیمنٹ کے دوران لیڈی ہیلٹھ ورکرز اور اس امور کو سرانجام دینے والے تمام عملے کی سیکیورٹی کے لئے فول پروف انتظامات کرے۔ یونین کی جزوی سیکریٹری شمع گلاني نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لیڈی ہیلٹھ ورکرز پروگرام کا آغاز مختتمہ بنے ظیور بھٹو کے دور میں ہوا لیکن پروگرام کا تمام اسٹاف سرکاری ملازمین کو حاصل تمام سہولتوں سے محروم ہے۔ پاکستان بھر کی لیڈی ہیلٹھ ورکرز کے اتحاد اور جدوجہد کی وجہ سے چیف جسٹس سپریم کورٹ کے حکم پر ہمیں 2012 میں مستقل کیا گیا۔ مستقل ہونے کے باوجود ہمیں تنخوا ہیں بروقت ادا نہیں کی جاتیں اور نہ ہی فیول اور دیگر الاؤنس ضرورت کے مطابق دیا جاتا ہے۔

مزید برائی ان کا اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہنا تھا کہ اس دن کی مناسبت سے ہم تمام مزدوروں کو عہد کرنا چاہئے کہ ہم اپنے ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر ہمیشہ اجتماعی مسائل کے حل کو فوقيت دیں گے تاکہ ہمارے درمیان اتحاد اور یگانگت برقرارہ سکے۔

یونین کی مرکزی فناں سیکریٹری کا اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہنا تھا کہ یونین کی بنیاد اعتماد اور اتحاد پر ہمیں ہوتی ہے، کسی بھی ادارے میں یونین ورکرز کا اعتماد اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتی جب تک یونین کے فناں کے معاملات شفاف نہ ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ بطور فناں سیکریٹری وہ ہمیشہ اس امر کو ملحوظ خاطر رکھتی ہیں کہ یونین کے معاشی وسائل اور اخراجات کی تمام تفصیلات شفاف ہوں اور ہر ممبر کی درخواست یا طلب کرنے پر تمام تفصیلات فراہم بھی کی جائیں تاکہ تمام ممبران کو اس بات کا علم ہو کہ وہ جس یونین کے ممبر ہیں اور جس یونین کے تمام فیصلوں کی حمایت اور مشکل حالات میں بھی ساتھ کھڑے ہیں اس کا معاشی نظام شفاف ہے اور اس میں

آل سندھ لیڈی ہیلٹھ ورکرز ایمپلائیمنٹ یونین، ورکرز ایمپلائیشن اینڈ ریسرچ آر گناائزیشن اور پبلک سرویس انٹرنشنل کی جانب سے شکا گو کے شہداء کی تاریخی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے حیر آباد پر لیس کلب میں مشترکہ جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ میں آل سندھ لیڈی ہیلٹھ ورکرز اینڈ ایمپلائیمنٹ یونین کے عہدیداران و ممبران سمیت سندھ کے تمام اضلاع سے لیڈی ہیلٹھ ورکرز نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

میر ذوالفقار علی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ورکرز ایمپلائیشن اینڈ ریسرچ آر گناائزیشن نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہر سال دنیا بھر کے محنت کش کیم می کا دن شکا گو کے مزدور شہداء کی بے مثال قربانی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تجدید عہد کرتے ہیں کہ اس قربانی کو مشعل راہ بناتے ہوئے منظم جدوجہد کے ذریعے اپنے حقوق کے لئے مزاحمت جاری رکھیں گے۔ ملکی سطح پر اس وقت مزدور حقوق کی صورت حال خاطر خواہ نہیں ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ ملک میں صرف ایک فیصد مزدور منظم ہیں۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد حکومت سندھ کی ذمہ داری ہے کہ وہ لیڈی ہیلٹھ ورکرز پروگرام کے ورکرز کو دیگر سرکاری ملازمین کی طرح مراءعات فراہم کرے۔ لیڈی ہیلٹھ ورکرز کی یونین خواتین کی ایک بڑی تحریک کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام لیڈی ہیلٹھ ورکرز کے جائز حقوق کے حصول کی جدوجہد میں ہم ان کے ساتھ ہیں۔ آل سندھ لیڈی ہیلٹھ ورکرز اینڈ ایمپلائیمنٹ یونین کی صدر حیمہ ذوالقرنین نے اپنے خطاب میں کیم می کے شہدا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ بغیر جدوجہد کے ورکرز اپنے حقوق حاصل نہیں کر سکتے، انہوں نے تمام ورکرز کو اتحاد اور بھتی کی تلقین کرتے ہوئے حکومت سندھ سے تمام ملازمین کی جلد از جلد آئی ڈیز کھولنے، تمام کارکنان کی تنخوا ہوں کی ادا نیگی کو ماہانہ بنیاد پر یقینی بنانے اور دیگر سرکاری ملازمین کو حاصل ہونے والی مراءعات کو لیڈی ہیلٹھ ورکرز پروگرام کے ملازمین کو فراہم کرنے کا مطالبہ کیا

اقدامات کرے۔ ہیلتھ سپروائزرز کو جن اصلاح میں پچھلے دس ماہ سے نیوں اور وہیکل مینٹیننس کی ادائیگی نہیں کی گئی ہے ان کو فوراً ادائیگی کی جائے اور بخاب کی طرح لیڈی ہیلتھ سپروائزرز کو سپروائزری الاؤنس دیا جائے۔ سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے اسٹاف کو قانون کے مطابق پیش ن اور گرجو یئی دی جائے۔ سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے ریٹائر ہونے والے ملازمین کو قانون کے مطابق واجبات کی ادائیگی کی جائے۔ پولیو کے



دوران شہید یا ذخی ہونے والے کارکنان کو کمپنیشن کی ادائیگی کی جائے۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز، سپروائزرز اور ڈرائیورز کو پولیو ہم کے دوران مکمل سیکیورٹی فراہم کی جائے۔ کام کے دوران لیڈی ہیلتھ ورکرز سے جنسی ہراسگی کے واقعات کی روک تھام کی جائے۔ سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے ملازمین سے پروگرام کی پالیسی میں واضح کی گئی ذمہ داریوں کے مطابق کام لیا جائے، ٹینکنکل ٹریننگ دی جائے اور تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز اور سپروائزرز کو آن لائن رپورٹنگ کے لئے لیپ ٹاپ فراہم کیا جائے اور انٹرنیٹ کا بل دیا جائے۔ لیڈی ہیلتھ سپروائزرز کو PMU پرونسل مانیٹر نگ یونٹ کے ذریعے PSO کے نیوں کارڈ کا اجراء کیا جائے۔ پیرامیڈ یہیکل ملازمین کی طرح لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام ملازمین کو بھی تیس فیصد مزید ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس فراہم کیا جائے۔ حکومت سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ہیلتھ ہاؤس بنوار کرے۔

کرپشن کا کوئی غضر موجود نہیں ہے۔ جبکہ یونین کی مرکزی آفس سیکریٹری حسینہ کا اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہنا تھا کہ موجودہ دور میں سرکاری اداروں میں خواتین کے تحد ہونے کا فقدان ہے اس کی ایک وجہ خواتین کی کسی ادارے میں اکثریت نہ ہونا بھی ہے جس کے سبب وہ متعدد نہیں ہوتیں، جبکہ سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کی جانب اگر نظر ڈالی جائے تو اس سرکاری ادارے میں اکثریت خواتین ہی کی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین کی قیادت ممبران بشمل اس پروگرام میں کام کرنے والے تمام ملازمین کے مسائل حل کرنے کے لئے ہم وقت کوشش ہے اور یونین مسائل کے حل کے لئے قومی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی یونیوں کے ساتھ بھی اپنے روابط قائم رکھتی ہے تاکہ مسائل اگر حل نہ ہوں تو احتجاج و دیگر تدابیر اختیار کرتے وقت دیگر یونین عہدیداران کی بھی رائے طلب کی جاسکے اور مشترکہ جدوجہد اور آواز بلند کرنے کے لئے مکملہ لا جھ عمل طے کیا جاسکے کیونکہ یونین کی کامیابی صرف اور صرف اتحاد میں ہے۔

تقریب میں شامل شرکاء نے یہ قرارداد متفقہ منظوری کے بعد پیش کی۔

سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام ملازمین کی آئی ڈیز جلد از جلد کھولی جائیں اور اسکیل وائز ماہانہ بنیاد پر ٹریشری کے ذریعہ تنخوا ہوں کی ادائیگی کی جائے۔ سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام اسٹاف کو تعلیمی قابلیت کے مطابق رنگ اسکیل اور تنخوا ہوں کی ادائیگی کی جائے۔

ملک بھر کے تمام سرکاری و نجی اداروں میں کام کرنے والے تمام ملازمین کو آزادی اظہار رائے، یونین سازی اور اجتماعی سودا کاری کا حق فراہم کیا جائے۔

یونین حکومت کی جانب سے صحت کے کسی بھی شعبہ کی نجکاری کی بھرپور مخالفت کرتی ہے اور اگر ایسا عمل کیا گیا تو یونین احتجاج کا راستہ اختیار کرے گی۔

حکومت افراط ذرا اور مہنگائی کی شرح پر قابو پانے کے لئے خاطر خواہ

پی ایس آئی کی جنرل سیکریٹری کا خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پیغام:

اس کے ذریعہ ہم ماحولیاتی تحفظ اور مسلسل منافع کے حصول کے خطرناک اثرات جو کہ ہماری دنیا کو تباہ کر رہے ہیں اس کو کم کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے برازیل سے امریکہ تک، اٹلی سے ہنگری تک، دائیں بازو کی حکومتیں پبلک سروس و رکرز اور خواتین کے حقوق پر ایک ساتھ حملہ اور ہیں۔ کیونکہ یہ خوفزدہ ہیں۔

ہم اب پچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہمیں خواتین کے حقوق پر حملہ جس کو کئی دائیں بازو کی حکومتیں ہوادے رہی ہیں اس سے نبرداز ہونے کے لئے ذیادہ متحرک ہونے کی ضرورت ہے۔

اس خواتین کے عالمی دن پر ہمیں مستقبل کے بارے میں بھی سوچنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس نوجوان گریٹھنگ کو سراہنے کی ضرورت ہے جس نے دنیا کے طاقتوں ریاسی اور کاروباری رہنماؤں کے خلاف آواز اٹھانے کا حوصلہ کیا۔

ایک نوجوان خاتون جو کہ انسانی اور ماحولیاتی حقوق سے متعلق جدوجہد کرنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر تحریک کو منظم کر رہی ہے۔

ایک نوجوان خاتون جو کہ عوامی اور مشترکہ مفاد سے متعلق موجودہ اور پرانی نسلوں کو ان اقدار کا خیال کرنے کی تعلیم دے رہی ہے جس اقدار کو نیو گلوبل لبرالائزیشن کے تحت کمزور کیا جا رہا ہے۔

ایک نوجوان خاتون جو کہ آئندہ رونما ہونے والی تبدیلوں کے بارے میں راست اقدامات اٹھا رہی ہے اور دنیا کے لیڈر ان سے خط کے مستقبل کے لئے فوری ایکشن کا مطالبہ کر رہی ہے۔

ہم خواتین کے حقوق پر سمجھوتہ قبول نہیں کریں گے: ہم اب بھی مزید بہتری کے لئے ہڑیں گے۔

ہم خواتین کی جدوجہد کو سیاست سے پاک ہونے کو قبول نہیں کریں گے: ہم اپنی مشترکہ طاقت کو بڑھائیں گے اور صنفی مساوات کو مزدوروں کی تحریک کے ایکشن پلان میں اہم حصہ بنائیں گے۔

ہم ماحول کی بہتری میں مزید تاخیر برداشت نہیں کریں گے: ہم آج ہی سے پالیسی میں تبدیلی کا مطالبہ کریں گے۔

گریٹھا کی طرح ہمیں جو تبدیلی ہم خواتین، مزدوروں اور معاشرے کی بہتری کے لئے چاہتے ہیں اس کے حصول کے لئے متحرک ہونے کی ضرورت ہے۔

*روز اپومنٹی پبلک سروس انٹرنشنل کی جنرل سیکریٹری اور کنسل آف گلوبل یونین کی چیزیں ہیں۔

خواتین کا عالمی دن صرف صرف جنس سے متعلق منانے کا الحنفیں ہے، یہ ایک سیاسی انقلاب کا دن ہے۔ پچھلی صدی سے شروع ہونے والا انقلاب جس میں خواتین حقوق کے لئے سڑکوں پر آئیں اور اس کے بعد 2017ء میں بین الاقوامی سطح پر ہڑتاں کر کے بیکھنی کے جذبہ کوتازہ کیا۔ ہم خواتین کی جدوجہد کو مزدوروں کی جدوجہد کے ساتھ شامل کر کے واضح ترقی حاصل کر سکتے ہیں جس کے لئے خواتین کئی پشتوں سے لڑتی آ رہی ہیں۔

ہمیں مستقبل میں بہتری کے وعدوں کے بجائے، ان خواتین کو مضبوط کرنا چاہئے اور پالیسی میں تبدیلی لانے کے لئے آج ہی کے دن سے لڑنا چاہئے۔

ہم پہلے ہی طویل انتظار کر چکے ہیں۔ اب کئی امیر خواتین بنس لیڈر زکھی ہیں کہ مردوں کی حاکمیت اور طبقاتی عدم مساوات مسئلہ نہیں ہے۔ چاہے اس کے کوئی بھی متأنی ہوں۔

اسٹیشن کو چیلنج کرنے کے لئے اپنی اجتماعی طاقت کو بڑھانا، یہ جدید تحریک نسوان کا غیر سیاسی "مائڈل ماضی" میں کامیابی حاصل کرنے والے اہم عنصر کو نظر انداز کرتا ہے۔

یہ دیکھنا حوصلہ افزایا ہے کہ کیسے بین الاقوامی سطح پر خواتین کی ہڑتاں نے نئی تحریک نسوان کو کوئاٹھایا جو کہ خواتین اور مزدوروں کی جدوجہد کے درمیان پل کا کردار ادا کرے گی۔

یہ جدوجہد چھاہم اصولوں پر مبنی ہے:

- جنسی تشدد کا خاتمه۔ مزدوروں کے حقوق۔ نسل پرستی اور سامراجیت کا خاتمه۔ مکمل سماجی رہنمائی فراہم کرنا۔ ماحولیاتی اور Reproductive انصاف سب کے لئے خواتین اور مردوں دونوں کی بیانیادی ضروریات اور بنیادی انسانی حقوق کو پورا کر کے ہمیں بیکھنی کی تجدید کے لئے ایک چنان کی طرح پبلک سروسز کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمیں ان بہادر رکروں کی مدد کرنے کی ضرورت ہے جو کہ اپنی خدمات اپنی کیوینٹیوں کو فراہم کر رہی ہیں۔

ہمیں اپنی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے پبلک سروسز کو بیکھنی بنانے کے لئے جنسی بنیادوں پر ذمہ دارانہ اور مریوط حکمت عملی ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔ طاقت اور وسائل کو دوبارہ تقسیم کرنے اور برابری کے لئے لڑنے اور مردوں کی حاکمیت کو چیلنج کرنے کے لئے معیاری پبلک سروس کا کام معاشی اور ثقافتی ماحول کو بنانے میں، برابری کے لئے لڑنے اور مردوں کی حاکمیت کو چیلنج کرنے میں مددگار رثابت ہوگا۔

یونین کی نائب صدر ناصرہ پروین سے گفتگو



تعداد نے شرکت کی۔

حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ لیڈی ہیلٹھ ورکر ز پروگرام کے ملازمین 1994 سے کنٹریکٹ پر ملازمت کر رہے تھے، حالانکہ اس کے عکس اس دوران دیگر کئی محکموں کے ملازمین کی ملازمت کو مستقل کیا جا چکا تھا لہذا لیڈی ہیلٹھ ورکر ز پروگرام کے ملازمین بھی مستقل سرکاری ملازمت حاصل کرنا چاہتے تھے اس ضمن میں ہم نے آپس میں مسائل سے متعلق بات چیت کرنا شروع کی، لوگوں کو تحریر کیا ان کو حقوق کے بارے میں آگاہ کیا، اور مشترکہ جدو جہد کا آغاز کیا جسکے نتیجہ میں 2009 میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں کیس دائر ہونے کے بعد عدالت نے یکمیش سات ہزار ماہانہ تنخواہ مقرر کی اور تمام ملازمین کو مستقل کیا۔

تنظیم سازی کی حکمت عملی کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ پروگرام کے ملازمین کو ریگولر کروانا یونین کے لئے سب سے اہم اور پیچیدہ مسئلہ تھا، اس سلسلہ میں صوبہ سندھ کے مختلف اضلاع میں دھرنے، احتجاج، پریس کانفرنس اور سیاسی و سماجی رہنماؤں سے مذاکرات کا راستہ اپنایا گیا۔ اس تمام تر جدوجہد کی بدلت آج لیڈی ہیلٹھ ورکر ز پروگرام کے سندھ میں تمام ملازمین نہ صرف ریگولر ہو چکے ہیں بلکہ ان کو سرکاری ملازم کا درجہ بھی حاصل ہو چکا ہے، بجٹ بھی ڈسٹرکٹ کی سطح تک آچکا

ناصرہ پروین نے ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کراچی میں حاصل کی جس کے بعد وہ تدریس کے شعبہ سے وابستہ ہو گئیں اور نجی تعلیمی اداروں میں تدریس کے فرائض انجام دیئے، اس کے علاوہ ادارہ برائے امن والنصاف اور دیگر سماجی تنظیموں میں سماجی بہتری سے متعلق کام سر انجام دیئے۔ بعد ازاں 1995 میں لیڈی ہیلٹھ ورکر ز پروگرام جس کی شروعات حکومت پاکستان نے 1994 میں کی تھی اس میں بطور لیڈی ہیلٹھ ورکر شمولیت اختیار کی۔ ان کا کنبہ بشمول شوہر اور 3 بچوں کے 15 افراد پر مشتمل ہے۔ وہ اختر کالونی یونین کمیٹی 1 اور یونین کمیٹی 2 میں بطور لیڈی ہیلٹھ سپروائزر ہفتہ میں چھ دن مذکورہ علاقوں میں خدمات سر انجام دیتی ہیں اور تمام دن فیلڈ اور دفتری کام میں مصروف رہتی ہیں۔ ان کے اندر خدمت کا جذبہ ہے اس کے سبب وہ ڈاکٹر بننا چاہتی تھیں لیکن کچھ وجوہات کے سبب وہ ڈاکٹر کی پڑھائی نہ پڑھ سکیں اور اپنے خدمت کے جذبہ کو ذندہ رکھنے کے لئے لیڈی ہیلٹھ ورکر کا شعبہ اختیار کیا۔

ان کا ذیادہ تر کام دفتر کے بجائے فیلڈ میں ہوتا ہے جس کے سبب ان کو گھر گھر جانا پڑتا ہے۔ اس سلسلہ میں ان کا کہنا تھا کہ "فیلڈ میں کام کے دوران بعض اوقات لوگوں کا رویہ انتہائی نامناسب ہوتا ہے لوگ ہمارے کام کو دھوکا سمجھتے ہیں اور عجیب نظر وں سے دیکھتے ہیں۔ جبکہ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ریگولر ہونے سے پہلے معاشی حالات انتہائی ابتر تھے، پانچ سے چھ ماہ تا خیر سے تنخواہ ملتی تھی جس وجہ سے قرضہ لے کر گھر کے امور سر انجام دینے پڑتے تھے۔

انہوں نے یونین میں 2010 میں شمولیت اختیار کی، جبکہ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ مارچ 2010 میں دھرنے کا پہلا دعوت نامہ اپنے ہاتھ سے پریس کلب پر گایا جو کہ بہت کامیاب رہا اور اس میں ورکروں کی کثیر

پیرامیڈ یکل ایسوی ایشن اور لیڈی ہیلتھ ورکرز الائنس کا مطالبات کے حق میں کراچی پر لیس کلب پر دھرنا

کراچی: آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین کی صدر اور ممبران نے پاکستان پیرامیڈ یکل ایسوی ایشن کی جانب سے کراچی پر لیس کلب پر منعقدہ احتجاجی وہرنے کے دوسرا روز شرکت کی۔ آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین کی مرکزی صدر حیمد ذوالقرنین لغاری نے پیرامیڈ یکل ایسوی ایشن کے تمام مطالبات کی حمایت کا اعلان کیا اور اس بات کا یقین دلایا کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین پیرامیڈ یکل ایسوی ایشن کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

انہوں نے پیرامیڈ یکل ایسوی ایشن کی قیادت بشمول سندھ کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ممبران کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس سخت گرمی کے موسم میں اپنے گھر بارچھوڑ کر پر لیس کلب پر احتجاجی کمپ پر مسلسل دوسرا دن تک بیٹھے رہنا آسان کام نہیں، پیرامیڈ یکل ایسوی ایشن کے تمام ممبران کی کاؤنٹیں قابل ستائش ہیں۔

یونین کی مرکزی صدر حیمد ذوالقرنین لغاری کا اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مزید کہنا تھا کہ پیرامیڈ یکل اسٹاف اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کئی مطالبات میں یکساںیت ہے اور ان دونوں شعبہ جات کے ملازمین حکومتی عدم توجہ کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے مطالبات کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ فیول اور مینٹیننس الاؤنس کی فراہمی، آئی ڈیز کھلنے کے عمل میں تاخیر، ناممکنیں اور پر فیشل الاؤنس یونین کے چند اہم مطالبات ہیں جن کوئی القور حل کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔

مرکزی نائب صدر ناصرہ پروین کا یہ بھی کہنا تھا کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام اور پیرامیڈ یکل ملازمین کی اہمیت صحت کے شعبہ میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے اور ان کی موجودگی کے بغیر سرکاری شعبہ جات میں عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنا ممکن نہیں، لیکن بد قسمی سے حکومت ان ملازمین کے جائز مطالبات کو حل کرنے میں سمجھیگی کا مظاہرہ نہیں کرتی۔

مزید ان کا کہنا تھا کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کی ملازمین سے پروگرام کی پالیسی کے مطابق کام نہیں لیا جاتا اور ان سے اضافی کام لیا جاتا ہے جس کے سبب

ہے اور آئی ڈیز بھی کھلتی جا رہی ہیں اور تنخوا ہوں کے بقا یا جات بھی مل گئے ہیں۔

حالیہ مطالبات کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ، سروس اسٹرکچر، ٹائم اسکیل، ریٹائر ہونے والے ملازمین کے گھر کے کسی فرد کو نوکری کی فراہمی جیسے مطالبات سرفہرست ہیں، جبکہ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ مرد خواتین ورکرز کے بہت سے حقوق سلب کر لیتے ہیں اس کے سبب خواتین افسران کو تعینات کیا جائے تاکہ وہ جنسی ہراسگی جیسے واقعات سے بھی محفوظ رہ سکیں۔

سیاسی جماعتوں کے رویہ کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ سکھر میں دھرنے کے دوران گرفتاری کے بعد بڑی تعداد میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا جس کے بعد سیاسی جماعتوں نے فوری طور پر مداخلت کر کے ہمیں رہائی دلوائی۔ جبکہ احتجاج کے دوران گھوٹکی، کراچی پر لیس کلب بشمول دیگر مقامات پر شیلنگ اور لاٹھی چارج کا سامنا کرنا پڑا۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یونین کی لیبرڈی پارٹی میں بطور یونین رجسٹریشن کے لئے بھی ہمیں مسلسل جدو جہد کرنی پڑی، خدا کا شکر ہے کہ ہمیں کامیابی ہوئی۔ آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین لیڈی ہیلتھ ورکرز کی واحد رجسٹریڈ یونین ہے۔

آخر میں ان کا کہنا تھا کہ بطور نائب صدر آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین وہ پرامیڈ ہیں کہ حکومت سندھ اس سال یونین کے تمام مطالبات پر عملدرآمد کو یقینی بنائے گی، جبکہ یونین کی جدو جہد کا سلسلہ تمام مسائل کے حل تک جاری رہے گا جبکہ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ یونین کی اصل طاقت تجھتی اور اتحاد میں ہے اس ضمن میں یونین اپنے ممبران کو ہر معاملے میں اعتماد میں لے کر فیصلے کرتی ہے۔

- الاؤنس منظور کیا جائے۔
- 4- سندھ بھر کی لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھی اب تک نہ ملنے والا 20 فیصد ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس دیا جائے اور سندھ بھر کی تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کی آئی ڈیز کھول کر تنخواہیں جاری کی جائیں۔
- 5- سندھ میڈیکل فیکلیٹی کو بورڈ کا درجہ دیا جائے۔
- 6- LHS, PPHL-6 اور دیگر NGO's میں کانٹریکٹ پر کام کرنے والے تمام ملاز میں کو مستقل کیا جائے۔
- 7- ڈگری ہولڈر شینکنالوجسٹ کے لئے 17-BPS کی نئی آسامیوں کا اعلان کیا جائے۔
- 8- ڈیسیز ڈکوٹ کے تحت بھرتی ہونے والے ملاز میں کی تنخواہیں جاری کی جائیں۔
- 9- سن کوٹھ بحال کیا جائے۔
- 10- پیرامیڈیکل انٹریٹیوٹ کو اپ گریڈ کر کے کالج کا درجہ دیا جائے، جہاں چار سالہ ڈگری پروگرام شروع کرائے جائیں۔
- 11- سرفیکٹ، ڈپلومہ، ڈگری ہولڈر کو الفیا ٹیڈ دوران سروں ملاز میں کوئی بھرتیوں میں کوٹا دیا جائے۔
- 12- ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے تمام ملاز میں کو ہیلتھ کارڈ کا اجراء کیا جائے۔
- 13- فناں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کردہ ریکورڈیں کا خاتمہ کیا جائے۔
- 14- اکاؤنٹ سپروائزر کو حکومت کی جانب سے جاری کردہ 14 گریڈ کے مطابق تنخواہ فراہم کی جائے جبکہ ان کے عہدہ کو ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسر کیا جائے۔
- 15- پیرامیڈیکل کنسل کا قیام عمل میں لاایا جائے۔

ملاز میں ڈینی دباو کا شکار ہوتے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام اساف بشوں لیڈی ہیلتھ ورکرز و لیڈی ہیلتھ سپروائزر سے ادارہ کی پالیسی کے مطابق کام لے اور اس مطالبہ پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے افسران کو پابند کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لیڈی ہیلتھ سپروائزر اور اکاؤنٹ سپروائزر کو ان کی تعلیمی قابلیت کے مطابق اسکیل دیا جائے اور سات سال یا اس سے ذائقہ عرصہ ملازمت سرانجام دینے کے بعد ریٹائر ہونے والے ملاز میں کو دیگر سرکاری ملاز میں کی طرح پیش اور دیگر سرکاری مراعات فراہم کی جائیں۔

انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز جن کی آئی ڈیز کھلنے کا عمل تاخیر کا شکار ہے وہ پانچ ماہ سے تنخواہوں سے بھی محروم ہیں، انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت سندھ آئی ڈیز کھلنے کا عمل فوری مکمل کرے تاکہ پروگرام میں کام کرنے والے تمام ملاز میں کے لئے تنخواہوں کا بروقت حصول ممکن ہو سکے۔

مزید برآں یونین کی صدر نے وزیر اعلیٰ سندھ اور صوبائی وزیر صحت سے مطالبہ کیا کہ وہ نہ صرف لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین بلکہ پیرامیڈیکل اساف ایسوی ایش جو کہ مسلسل دوسرے روز پر میں کلب پر اپنے جائز مطالبات کے حق میں احتجاجی وھرنے میں بیٹھے ہیں ان کے تمام مطالبات کو حل کیا جائے تاکہ ملاز میں احتجاج کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے صوبہ میں صحت کے شعبہ کی بہتری کے لئے اپنی خدمات کو جاری رکھ سکیں۔

جبکہ چوتھے روز سندھ حکومت کی جانب سے مطالبات کی یقینی دہانی اور نوٹیفیکیشن کے اجراء کے بعد دھرنا ختم کر دیا گیا۔

سندھ بھر کی لیڈی ہیلتھ ورکرز اور پیرامیڈیکل اساف کے

مشترکہ مطالبات

1- پیرامیڈیکل اساف کے لئے گریڈ 9 سے گریڈ 20 تک کا سروں اسٹر کچر دیا جائے۔

2- گریڈ 1 سے 16 کے ہیلتھ سپورٹنگ اساف کے لئے ٹائم اسکیل دیا جائے۔

3- سندھ کے تمام ہیلتھ ملاز میں کی ایک بنیادی تنخواہ کے برابر ہیلتھ پروفیشنل

یونین ممبران کے ساتھ میٹنگ

مورخہ 03.05.2019 ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس حیدر آباد میں یونین ممبران کے مسائل کو حل کرنے کے لئے میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس میں سب سے پہلے یونین ممبران اور ورکر ز کی شکایات پر ڈسٹرکٹ حیدر آباد کی مکمل باڑی معطل کردی گئی۔ بعد ازاں سندھ لیڈی ہیلتھ ورکر ز پروگرام ڈسٹرکٹ حیدر آباد کے ملازمین کے مسائل پر بات چیت کی گئی، جن میں ابھی تک ملازمین کی آئی ڈیز کا نہ کھلانا، ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کا نہ مانتا، لیڈی ہیلتھ ورکر ز کو روٹین و پیسین کے لئے ان کو دور راز علاقوں میں بھیجننا، لیڈی ہیلتھ سپروائزر ز کو POL اور وہیکل میٹنیں کا نہ



ملنا شامل ہیں۔

یونین میٹنگ کے بعد ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفسر ڈاکٹر نسرين میمن صاحبہ سے میٹنگ کی گئی اور ان کو تمام مسائل سے آگاہ کیا گیا جس پر انہوں نے فوری ایکشن لیتے ہوئے کچھ مسائل وہیں پر حل کئے اور دیگر مسائل جن میں آئی ڈیز میں تاخیر، بقايا تتخواہ، ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس، POL اور وہیکل میٹنیں ان سب مسائل کو 15 رمضان تک حل کروانے کی یقین دہانی کروائی، جس پر آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکر ز اینڈ امپلائز یونین کی مرکزی صدر حیماں لغاری ذوالقرنین نے سب ممبران سے مشورہ کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اگر 15 رمضان تک حیدر آباد کی تمام لیڈی ہیلتھ ورکر، لیڈی ہیلتھ سپروائزر اور ڈائیور کی آئی ڈیز اوپن ہوتی ہے تو اچھی بات ہے اور اگر آئی ڈیز اوپن نہیں ہوتی تو ہم آئی ڈیز اوپن ہونے تک حیدر آباد پر لیں کلب پرتب تک دھرنا دیکر بیٹھے رہنگے جب تک تمام ملازمین کی آئی ڈیز اوپن نہیں ہوتی۔

یونین کی سرگرمیاں

حیدر آباد میں احتجاجی وہرنا

مورخہ 22.05.2019 آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکر ز اینڈ ایمپلائز یونین کی جانب سے ڈسٹرکٹ حیدر آباد کی 147 لیڈی ہیلتھ ورکر ز کی آئی ڈیز نہ کھلنے اور مذاکرات کے باوجود مسائل کے حل کو یقین نہ بنانے کے سبب گدوچوک حیدر آباد پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور ڈسٹرکٹ ٹریشوری آفس حیدر آباد پر دھرنا دیا گیا جس میں سینکڑوں کی تعداد میں لیڈی ہیلتھ ورکر ز، لیڈی ہیلتھ سپروائزر اور ڈرائیورز نے شرکت کی، اس مظاہرے اور دھرنے کی قیادت سینٹرل پریزیڈنٹ حیماں لغاری ذوالقرنین اور جزل سیکریٹری شمع گلانی نے کی۔

مظاہرین نے گدوچوک حیدر آباد سے نفرے لگاتے ہوئے ڈسٹرکٹ ٹریشوری آفس حیدر آباد تک مارچ کیا ڈسٹرکٹ ٹریشوری آفس کا گھراوہ کیا اور دھرنا دیکر بیٹھ گئے۔

اس موقع پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے حیماں لغاری ذوالقرنین (سینٹرل پریزیڈنٹ) اور شمع گلانی (جزل سیکریٹری) نے کہا کہ ایک سال سے آئی ڈیز اوپن ہونے کا سلسلہ شروع ہے مگر ابھی تک ڈسٹرکٹ حیدر آباد کی 147 لیڈی ہیلتھ ورکر ز کی آئی ڈیز اوپن نہیں ہوئی ہیں، سات ماہ سے ملازمین کو تխواہیں نہ ملنے کی وجہ سے اتنے گھروں میں فاقہ کشی کی صورتحال ہے، ملازمین خود سوزی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم وزیر صحت اور سیکریٹری صحت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ملازمین کی جلد از جلد آئی ڈیز کھول کر تتخواہیں ادا کی جائیں۔ بعد ازاں ایڈیشنل اکاؤنٹ آفسر سید افتخار نے مظاہرین سے مذاکرات کئے اور یہ یقین دہانی کروائی کہ جیسے ہی فائلیں ہمارے ڈپارٹمنٹ میں پہنچیں گی ہم سلیمیٹری پے روں چلا کر 27.05.2019 تک کی تتخواہیں ادا کر دیں گے۔

جس کے بعد ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفسر حیدر آباد ڈاکٹر نسرين میمن صاحبہ سے میٹنگ کی گئی جس میں یہ طے پایا کہ 23.05.2019 تک نامکمل فائلیں مکمل کر کے ٹریشوری میں جمع کروائی جائیں گی اب انشاء اللہ عید سے پہلے حیدر آباد کے ملازمین کو تتخواہیں مل جائیں گی اور آئی ڈیز بھی گھل جائیں گی۔

انرجی)، حلیمه لغاری ذوالقرنین مرکزی صدر آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین، محترمہ نائلہ کھوسو ڈسٹرکٹ کو آرڈینیٹر، محترم شیرش خ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، محترم عبدالرحمن مہر، محترم سید عمران شاہ، محترم راجحمن خان شیخ سمیت سینکڑوں کی تعداد میں لیڈی ہیلتھ ورکرز اور لیڈی ہیلتھ پرو ائزرز سمیت ڈرائیورز نے بھی شرکت کی اس موقع پر جن ملازمین کی آئی ڈیز اپن ہو چکی ہیں ان میں پہلے بھی تقسیم کی گئی۔

میر پور خاص میں اجلاس

میر پور خاص میں آل سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز اینڈ ایمپلائز یونین نے ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آر گناہنریشن اور پلک سرومن اٹریشنل کے اشتراک سے ممبر سازی کمپنی کی شروعات کے لئے مشاورتی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مرکزی عہدیداران، ضلعی عہدیداران، لیڈی ہیلتھ ورکرز، لیڈی ہیلتھ



سپرو ائزرز، ڈرائیورز اور پیرامیڈیکل کے عہدیداران نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں ڈسٹرکٹ میر پور خاص کے اہم مسائل پر مشاورت کی گئی۔ جس میں آئی ڈیز، پی او ایل POL، ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس، گاڑیوں کی میٹنگیں اور میڈیسین کے مسائل اور پیرامیڈیکل کے مسائل شامل ہیں۔ ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آر گناہنریشن کے ایگزیکٹو اریکٹر میر ذوالفاراعی نے اس موقع پر لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین اور اس کے تمام ممبران کو اپنی تنظیم کی جانب سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ جبکہ میٹنگ کے بعد ڈی ایچ اسٹرکٹ میر پور خاص سے ملاقات کر کے تمام مسائل سے آگاہ کیا، جن کا کہنا تھا کہ مجھے چارج لئے ہوئے ایک ہفتہ ہوا ہے مگر کوئی شش کرونا کہ ایک ہفتہ میں آپ لوگوں کے کافی مسائل حل ہو جائیں۔ ڈسٹرکٹ میر پور خاص کی آئی ڈیز کے حوالے سے شرکاء کو بتایا گیا کہ میر پور خاص کی ٹوٹل 892 لیڈی ہیلتھ ورکرز میں 683 آئی ڈیز اپن ہو چکی ہیں۔

ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر حیدر آباد کے ساتھ گفتگو

مورخ 07.05.2019ء پر ایک بار پھر ڈسٹرکٹ حیدر آباد کے ملازمین کی آئی ڈیز اپن کروانے کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر حیدر آباد میں میٹنگ کی گئی، جس میں یونین کی مرکزی صدر حلیماں لغاری ذوالقرنین، ڈاکٹر نسرین میمن ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر حیدر آباد، ڈاکٹر فارینہ میمن صاحبہ ڈسٹرکٹ کو آرڈینیٹر



حیدر آباد، لیڈی ہیلتھ ورکرزیم، سینکڑے سمیت اکاؤنٹ سپرو ائزرز بھی موجود تھے۔

ڈاکٹر نسرین میمن صاحبہ ایک بار پھر آئی ڈیز کے کام کی رفتار کو تیز کرنے کا حکم دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جن 147 ایل ایچ ڈبلیوکی فائلز بھی تک نامکمل ہیں وہ جلد از جلد اپنی فائلز نامکمل کروا کر آفس میں جمع کروائیں اس موقع پر حلیماں لغاری ذوالقرنین کا کہنا تھا کہ جب تک سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے ایک ایک ملازم کی آئی ڈی اپن نہیں ہوگی ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے، میٹنگ میں یہ طے پایا کہ آئی ڈیز کے کام میں تاخیر کی وجہ سے اکاؤنٹ سپرو ائزر انیس سے چارج لیکر اکاؤنٹ سپرو ائزر شجاع کو چارج دیا جائے گا۔

ڈی ایچ اسٹرکٹ شکار پور میں تقریب

مورخ 27.04.2019 پر سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام ڈسٹرکٹ شکار پور کی ورکرز کی آئی ڈیز اپن ہونے کے سلسلے میں ڈی ایچ اسٹرکٹ شکار پور میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں جناب امتیاز احمد شخ (صوبائی وزیر برائے

لیڈی ہیلٹھ ورکرز کا لا ہور میں دھرنا

لیڈی ہیلٹھ ورکرز سمیت محلہ صحت پنجاب کی خواتین نے اپنے مطالبات کے حق میں لا ہور میں مال روڈ پر احتجاجی دھرنا دیا۔ لا ہور میں لیڈی ہیلٹھ ورکرز نے پنجاب اسمبلی کے سامنے چیزیں کراس پر مورخہ 18 مارچ 2019 کو دھرنا دیا۔ دھرنا دینے والی لیڈی ہیلٹھ ورکرز نے کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے، اور دیگر سرکاری ملازمین کی طرح مراعات دینے، اسکیل اپ گریڈیشن سمیت دیگر مطالبات حکومت کے سامنے رکھے۔

لیڈی ہیلٹھ ورکرز نے لا ہور میں مال روڈ کے فیصل چوک کو چاروں اطراف سے بند کر کھا جس کی وجہ سے ٹریفک کی آمد و رفت معطل ہو کر رہ گئی۔ تفصیلات کے مطابق لا ہور کے مال روڈ پر پہنچی لیڈی ہیلٹھ ورکرز نے تنخوا ہوں میں اضافے، ترقی اور سروں اسٹرکچر تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ پنجاب بھر سے آئی لیڈی ہیلٹھ ورکرز کا شروع ہونے والے احتجاج میں شریک سیکڑوں خواتین نے تین راتیں کھلے آسمان تنتہ گزاریں۔ جبکہ مظاہرین سے مذاکرات کے لیے ڈی جی ہیلٹھ بھی پہنچے جس میں بات چیت کامیاب بھی رہی البتہ نوٹی فیشن جاری نہ ہونے پر شرکاء نے دھرنا ختم کرنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ دھرنے کے دوران لا ہور میں تیز ہوا کے ساتھ برسات ہوئی جس کے باعث مظاہرین کے خیمے اڑ گئے تھے البتہ انہوں نے دھرنا جاری رکھنے کا اعلان کیا تھا۔

چار روز سے جاری دھرنا اس وقت اختتام پزیر ہوا جب وزیر قانون راجہ بشارت نے لیڈی ہیلٹھ ورکرز سے ملاقات کر کے مطالبات پورے کرنے کا یقین دلایا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مطالبات کا جائزہ لینے کیلئے سات رکنی کمیٹی قائم کی، جس کے کنویز وزیر قانون پنجاب راجہ بشارت تھے، کمیٹی سروں اسٹرکچر، اپ گریڈیشن سمیت دیگر معاملات کا جائزہ لینے کے لئے بنائی گئی۔

لیڈی ہیلٹھ ورکرز کی رہنمائی خسانہ انور کا کہنا تھا کہ وزیر قانون نے اُنکے موقف کی تائید کی ہے اور مسائل حل کرانے کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ حکومت نے صرف بیان بازی سے کام لیا تو ایک بار پھر دھرنا ہو گا۔

یہ بھی یاد رہے کہ گزشتہ برس مارچ میں بھی لیڈی ہیلٹھ ورکرز نے مطالبات کی منظوری کے لیے مال روڈ چیزیں کراس پر پہنچ روزہ دھرنا دیا تھا۔ سیکریٹری ہیلٹھ علی جان خان نے مذاکرات کیے جو کامیاب ہو گئے تھے جس کے بعد لیڈی ہیلٹھ ورکرز یونین کی صدر رخسانہ انور نے دھرنا ختم کرنے کا اعلان کیا تھا۔

یونین کا لیڈی ہیلٹھ ورکرز کی آئی ڈیز فوری کھولنے اور کرپٹ عناصر کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ

حیدر آباد پر لیس کلب میں پر لیس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یونین کی صدر حیلیمہ لغاری ڈوالقرنین کا کہنا تھا کہ ہماری جدو جد 2008 سے جاری ہے، اس تمام تر جدو جد میں ہم نے بہت سی قربانیاں دیں جس کا میں اس پر لیس کانفرنس کے موقع پر ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں کیونکہ دھرنے ہم نے دیئے، لاٹھیاں ہم نے کھائیں، آنسو گیس ہم نے برداشت کی، اپنا خون ہم نے بھایا، اپنے گھر اور بچوں کی پرواہ کے بغیر لیڈی ہیلٹھ ورکرز کے حقوق کے لئے اسلام آباد سے لے کر کراچی تک بھاگ دوڑ ہم نے کی۔ اس تمام تر جدو جد کے نتیجے میں لیڈی ہیلٹھ ورکرز پر گرام ریگولر ہوا اور ہمیں نہ صرف مستقل سرکاری ملازم تسلیم کیا گیا بلکہ ہماری تنخوا ہوں میں بھی اضافہ کیا گیا اور بقا یا جات کی ادائیگی کی گئی۔ اس ضمن میں ہماری آئی ڈیز کھولی گئیں جس کے نتیجے میں 24000 میں سے 22000 سے ذاکد ملازمین با قاعدگی سے تنخوا حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن اس تمام تر کامیابی کے باوجود مسائل مکمل طور پر حل نہیں ہوئے کافی ڈسٹرکٹ میں آئی ڈیز کھولنے کے لئے لیڈی ہیلٹھ ورکرز سے پیسے لئے گئے۔

پر لیس کانفرنس کرنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ، آج ہم یہاں خاص طور پر ڈسٹرکٹ حیدر آباد کی ملازمین کے مسائل کا ذکر کرنے تشریف لائے ہیں۔ حیدر آباد میں ٹوٹل سندھ لیڈی ہیلٹھ ورکرز پر گرام کے ملازمین کی تعداد 1110 ہے، جس میں سے 48 لیڈی ہیلٹھ سپروائزرز، 1024 لیڈی ہیلٹھ ورکرز اور 83 ڈرائیور ہیں۔ ان میں سے اب تک 1015 ملازمین کی آئی ڈیز کو اپن ہو چکی ہیں جبکہ 95 ملازمین کی آئی ڈیز کھلانا باقی ہیں۔ ان آئی ڈیز کو اپن کرنے کے لئے ہر ملازم سے رشوت طلب کی گئی۔

جب ہم نے ان کے خلاف تمام ثبوت جمع کر کے ڈی ایچ او اس میں درخواست دی تو اس کے نتیجے میں ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی، اب یہ تمام لوگ ڈی ایچ او حیدر آباد کے خلاف دھرنے اور مظاہرے کر کے ان کو پریش آئز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پر لیس کانفرنس کے اختتام پر انہوں نے مطالبه کیا کہ وزیر صحت، سیکریٹری ہیلٹھ، ڈی جی ہیلٹھ اور کمشنر حیدر آباد رشوت لینے، پولیو کے کام میں رکاوٹ ڈالنے، ملازمین کو ہر اسام کرنے اور ملازمین کو ذریحتی پولیو کا کام چھڑوا کر دھوکے سے دھرنے میں لانے پر ان کے خلاف بھر پور کارروائی کی جائے اور انہوں نے ڈی ایچ او حیدر آباد کے بھر پور تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کی لیڈی ہیلٹھ ورکرز کے مسائل کے حل کے لئے کاوشوں کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔

آبادی کی روک تھام ناگزیر

تحریر: بلاط ظفر سولنگی

لئے ذیادہ بچوں کی بہتر طریقے سے پرورش کرنا اور ان کو تعلیم و دیگر تمام سہولیات فراہم کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ہم دنیا کے دیگر ممالک میں ہونے والی ترقی کا مقابلہ نہیں کر سکتے جب تک معاشرے میں ذہنی اور جسمانی طور پر صحمند نہ ہوں۔

ماہرین کے مطابق بڑھتی ہوئی غربت کی شرح کا سب سے بڑا سبب بڑھتی ہوئی آبادی کی شرح ہے۔ آبادی کی شرح میں اضافہ کا مطلب ہے سب کے لئے پانی، تعلیم اور صحت کی سہولیات میں کمی۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ ایسے اقدامات کرے جس کے ذریعہ پاپولیشن گرو تھریٹ 1 فیصد تک آجائے تاکہ بچوں کی شرح اموات میں کمی، لازمی پرائمری تعلیم کے حصول، بیماریوں سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت، میٹریل ہیلتھ میں بہتری اور ماحولیاتی استحکام کو ممکن بنایا جاسکے۔ ماہر سماجیات کا کہنا ہے کہ جرائم، قتل، انہا پسندی، شدت پسندی معاشی استھان کی وجہ سے جنم لئی ہیں اور معاشی استھان کی سب سے بڑی وجہ بڑھتی ہوئی آبادی کی شرح ہوتی ہے۔

آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے ایک خاندان سے لے کر ملک کے معاشی وسائل پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے کیونکہ ترقی پر یہ ملک ہونے کے سبب ملک میں نوکریوں، کاروبار اور دیگر آمدنی کے ذرائع بھی محدود ہیں اور محدود ذرائع ہونے کے باوجود جب آبادی کا تناسب تیزی سے بڑھتا جائے گا تو ملک میں نوکریوں اور دیگر آمدنی کے ذرائع کا فقدان پیدا ہو جائے گا جس کے سبب ملک میں یوروزگاری کی شرح میں اضافہ ہو گا اور لوگ آمدنی کیلئے ناجائز ذرائع استعمال کریں گے جس سے ملک میں افترافری بھی پھیل سکتی ہے۔

حکومت پاکستان کی جانب سے 1960 میں نیشنل فیملی پروگرام کی شروعات کی گئی۔ بعد ازاں سماجی بہبود کا نظام صوبوں کو منتقل کر دیا گیا اور صوبوں میں سماجی بہبود کے ڈیپارٹمنٹ قائم کر دیئے گئے لیکن اس تمام پروگرام کو وفاقی حکومت کی جانب سے فنڈ کیا جا رہا تھا۔ پھر 2010 میں انٹھاروں کی ترمیم کے بعد یہ شعبہ مکمل طور پر صوبوں کو منتقل کر دیا گیا جس کے بعد محکمہ بہبود آبادی سمیت صحت و دیگر انتظامی شعبہ بھی مکمل طور پر صوبوں کو منتقل کر دیئے گئے تھے۔

پاکستان میں اس وقت آبادی 2.4 فیصد کے تناسب سے بڑھ رہی ہے جو کہ ائمہ اور بغلہ دلیش کے مقابلہ میں دگنی ہے اور ایک اندازہ کے مطابق اگر آبادی بڑھنے کی شرح برقرار رہی تو 2020 تک 220 ملین اور 2050 تک آبادی کی شرح 380 ملین تک پہنچ سکتی ہے۔

2017 کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی ملک آبادی 20,77,74,520 ہے جس کے مطابق پاکستان ائمہ، چائنا، امریکا اور ائمہ نیشا کے بعد دنیا کا پانچواں سب سے ذیادہ آبادی والا ملک بن چکا ہے۔

گزشتہ سال جولائی میں پاکستان کی اعلیٰ عدالت سپریم کورٹ آف پاکستان نے ملک میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے متعلق سموٹونوٹس لیا، جس کی ساعت اس وقت کے چیف جسٹس میاں ثاقب نثار، جسٹس عمر عطاء بندیاں اور جسٹس اعجاز الحسن پر مشتمل تین رکنی بیانی نے کی۔ اس کیس کا فیصلہ 15 جووری 2019 کو سنایا گیا جس میں اعلیٰ عدالیہ نے احکامات جاری کئے کہ حکومت، سول

سو سائٹی اور منڈی اسکا لرزاس مسئلہ کے حل کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

اعلیٰ عدالیہ نے بڑھتی ہوئی آبادی کی شرح کو ملک کے وسائل پر بوجھ قرار دیا اور خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق ملک بھر میں کمپین کے آغاز کرنے کا کہا۔ اعلیٰ عدالیہ کے احکامات میں یہ بھی کہنا تھا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی شرح آنے والی نسل کے لئے سوالیہ نشان ہے اور قوم کو اس مسئلہ کے حل کے لئے سیکھا ہونے کی ضرورت ہے۔ اعلیٰ عدالیہ نے چیف سیکریٹری کو احکامات جاری کئے کہ وہ اس مسئلہ کے حل سے متعلق ہر تین ماہ بعد حکومتی کارکردگی کی رپورٹ مرتب کر کے عدالت میں جمع کروائیں۔

جبکہ اس موقع پر سیکریٹری صحت نے حکومت کی جانب سے خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق مرتب کردہ پلان پیش کیا جس میں کہا گیا کہ حکومت 2025 تک پاپولیشن گرو تھریٹ کو 1.5 فیصد تک کم کرنے کی پلانگ کرچکی ہے۔ تحقیق کے مطابق اگر خواتین بچوں کی پیدائش میں وقفہ کریں اور فیملی پلانگ کریں تو آبادی کی شرح میں کمی ممکن ہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ کم آمدنی والے شخص کے

ہے اس کا بنیادی کام خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق امور، ذچ و بچہ کی صحت کی نگہداشت اور وبای امراض سے متعلق احتیاطی تدابیر اور آگئی فراہم کرنا ہے۔ حکومت سنده کو ان دو اداروں کے درمیان رابطوں کے فقدان کو کم اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے ان دونوں اداروں کو ضم کر دینا چاہئے یا پھر لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے ملازمین کو اس کام کی انجام دہی کے لئے اضافی معاوضہ اور دیگر وسائل فراہم کرنے چاہیئیں تاکہ لیڈی ہیلتھ ورکرز آبادی کی روک تھام کے لئے سنجیدگی سے کام کر سکیں کیونکہ اس وقت لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام میں ملازمین کی تعداد تقریباً چوپیس ہزار ہے اور دوسری جانب یہ صوبہ کے دور راز علاقوں میں تعینات ہیں جس کی بدولت یہ آبادی کم کرنے کے اس اہم فریضہ میں کسی بھی دوسرے ادارے کے ملازمین سے بہتر کام سرانجام دے سکتی ہیں۔

اس تمام صورتحال کو قابو کرنے کے لئے حکومت اور مقتدر حلقوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مسئلہ کے حل کے لئے سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سر جوڑ کر بیٹھیں، تاکہ ایک خوشحال معاشرے کی تشکیل عمل میں لائی جاسکے۔

محلہ بہبود آبادی اور سندھ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام دونوں کے کام مماثلت رکھتے ہیں، لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے ملازم میں کی ذیادہ تعداد اور دور دراز کے علاقوں میں پہنچ ہونے کے سبب محلہ بہبود آبادی کا ڈسٹرکٹ پالپیش آفیسر لیڈی ہیلتھ ورکرز کی ماہانہ میٹینگ میں موجود ہوتا ہے جہاں وہ فیملی پلانگ سے متعلق کیسیز ڈسٹرکٹ پالپیش آفیسر کو ریفر کرتی ہیں۔

سنده وہ واحد صوبہ ہے جس کی صوبائی حکومت نے 2016 میں سنده پاپلیش پالیسی متعارف کروائی۔ یقیناً پالیسی سازی میں پہل کرنا اچھا عمل ہے لیکن آبادی کو نشرول کرنے کے لئے صرف پالیسی سازی یا دیگر کاغذی کارروائیوں سے صورتحال کو بہتر بنانا ممکن نہیں ہے بلکہ بہتر قانون سازی اور اس پر سنجیدگی سے عمل درآمد اور اداروں کے درمیان بہتر رابطہ کاری ضروری ہے۔ اس تمام عمل میں محکمہ بہبود آبادی کی کوتاہی یہ بھی ہے کہ ان کے پاس عملہ اور وسائل کی کمی ہے دوسری جانب لیڈی ہیلیٹ ورکرز پروگرام جو کہ صوبائی وزارت صحت کے ماتحت کام کرتا

ڈی ایچ او آفس شکار پور میں منعقدہ اجلاس کے موقع پر جناب امتیاز احمد شخ (صوبائی وزیر برائے ارزی) یونین کی مرکزی صدر حیمذہ والقرنیں کی جانب سے پیش کردہ یونین کے نیوز لیٹر کا مطالعہ کرتے ہوئے لگی تصوری



یوم مئی کے موقع پر یونین کی مرکزی جنگل سیکریٹری شمع گلانی شرکاء سے خطاب کر رہی ہیں



عالیٰ یوم ہمدرد کے موقع پر یونین کی جانب سے جید آباد پر لیس کلب میں منعقدہ پروگرام کے موقع پر یونین کے عہدیداران و ممبران کا گروپ فوٹو



یونین کی جانب سے تنظیم سازی اور روپیش رکاوٹیں کے عنوان سے منعقدہ مشاورتی اجلاس
کے اختتام پر یونین عہدیداران کا شرکا کے ہمراہ گروپ فوٹو

یونین کا آل پاکستان پیرامیدی یکل ایمپلائز یونین کے ساتھ کراچی پر لیس کلب پر مطالبات

کے حق میں مشترکہ احتجاج کے موقع پر لی گئی تصویر

اطلاع عام

تمام قارئین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس نیوز لائٹ میں اپنے اصلاح سے متعلق خبروں اور لیڈی ہیلتھ و رکرزر گرام سے متعلق روپرتوں کی اشاعت کے لئے اپنی تحریر بذریعہ ڈاک، ای میل یا وائی پیپر ارسال کریں۔ اس کے علاوہ اس نیوز لائٹ کے بارے میں اپنی آراء سے متعلق بھی آگاہ کریں۔ برآ کرم اپنی تحریر مکمل تحقیق کے بعد ارسال کریں اور رابطہ کے لئے اپنا میل یا ہمیل یا گھنٹہ ایمپلائز یونین (رجسٹرڈ) کیا جاسکے۔

کراچی آفس

آل سندھ لیڈی ہیلتھ و رکرزر یونین ایمپلائز یونین (رجسٹرڈ)

A-19، گراؤنڈ فلور، بلاک 13/A، گلشنِ اقبال، کراچی

ایمیل: weropk14@gmail.com

واٹس اپ: 0313-9230101

فون نمبر: 021-34990948